سوال

کے علیحدہ(234) ئخ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتة

سال سے اپنی زوجہ سے بوجہ نامردی کے علیحدہ رہانان نفقہ سے قطعاً بے پرواہ رہا۔ ایسی حالت میں اس کی بیوی پر شرعی طلاق ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (شیخ فضل الدین ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتة

والصلاة والسلام علی رسول الله، أما بعد!

لد 2 ص 252 (1932)

فتاویٰ دہلی

تے ہیں علماء دین شرح متین اس مسئلے میں ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اسی وقت راستے ہی سے واپس کردیا۔ اور ہم بستری کی نوبت نہیں آئی۔ اب اسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے گزر گئے۔ اس مرد نے نان نفقہ کچھ بھی نہیں دیا۔ ایک مرتبہ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس گئی بھی لیکن ا

الجواب۔ بعد حمد وصلواۃ کے واضح ہوکہ حق تعالیٰ نے مرد کے زمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ ۲۳۱ البقرة....

رکو عورت کے ساتھ دو باتوں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہیے کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود نہیں پایا جاتا۔ یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دے کر حسب قانون شرع جدا کرنا۔ تیسری صورت میں یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں۔ اس کو بطور قضیہ مف

قال الله تعالى ولا تضاروهن وقال الله تعاليولَا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا

وقال الرسول صلى الله عليه وسلم لا ضرر ولا ضرار في لاسلام

رضرر دوور کرنے کی صورت سوائے اس کے کچھ نہیں ہوسکتی۔ کہ اس مرد ظالم کو فہمائش وتنبیہ کی جائے۔ اور طلاق مانگی جائے۔ اگر طلاق نہ دیوے تو مشورہ پنچایت کرکے نکاح فسخ کیا جاوے۔ اور کسی مرد صالح سے اس کا نکاح کردیا جائے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

ت مذکورہ کا نکاح فسخ کرکے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جوکہ بیوی کے ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا۔ کے دونوں میں تفریق کی جائے۔ جیساکہ دار قطنی میں مروی ہے۔ پس جب آپ ﷺ نے اس شخص کے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 191

محدث فتویٰ